یہ کوئی روایتی انداز کا سفرنامہ نہیں ہے بلکہ ایک بڑے انسان کی مقصدیت بھری سرگرمیوں کا عکس ہے۔ اللہ تعالیٰ حامدی صاحب کی علمی خدمات کو قبول فرمائے۔(سلیم منصور خالد)

واردات و مشاہدات، عبدالرشید ارشد۔ ناشر: مکتبہ رشیدیہ، ۲۵ لوئر مال بالمقابل ناصر باغ، لاہور۔ صفحات: ۸۰۸۔ قیمت: ۳۰۰ روپے۔

فاضل گرامی عالم دین عبدالرشید ارشد صاحب گذشتہ کئی عشروں سے بعض رسائل و جرائد میں کالم لکھتے رہے جنھیں زیرنظر کتاب میں یک جا کیا گیا ہے۔ مختلف موضوعات (عیدالاضحی، شب خیزی، خواب اور ان کی تعبیر، گالی بکنا، یورپ کی نقالی وغیرہ) بعض اسفار کی رودادیں، بعض شخصیات (سید سلیمان ندوی، ابوالحسن علی ندوی وغیرہ) سے ملاقاتیں، متعدد اکابر بزرگوں اور علماے دین سے عقیدت، بیسیوں دینی، ملّی، صحافتی اور سیاسی شخصیات کے تعزیتی تذکرے اور اس کے علاوہ بہت کچھ۔ چند ایک ذاتی ڈائری کے اوراق اور مضامین (دو قسطوں میں تبلیغی جماعت پر اعتراضات کا دفاع کیا ہے)---

مولانا ارشد اچھا ادبی ذوق رکھتے ہیں۔ ان کا اسلوب سادہ و دل چسپ اور عبارت عام طور پر رواں ہے۔ قرآن و حدیث کے ٹکڑے، اقوال اور اردو اور فارسی کے اشعار بھی لاتے ہیں۔ ان کی تحریر ملّت کے بارے میں خیرخواہی اور دردمندی کے جذبات سے مملو ہے۔ وہ موضوع سے ہٹ کر ایک آزادانہ رو میں اِدھر اُدھر کی باتیں بھی کرتے ہیں اور انھیں خود اس کا احساس ہے: ''یہ وارادات اِدھر اُدھر کی باتوں میں طویل ہوگئی اور واردات کا مطلب یہی ہے بس جو دل میں آتا گیا بغیر کسی ترتیب اور قاعدے کے لکھتا گیا'' (ص ۶۲۳)۔ ''چند تمہیدی سطور لکھتے لکھتے کئی صفحات پُر ہوگئے لیکن ایک بات رہی جارہی ہے''۔ (ص ۱۸۶)

وہ پاکستان کی ملّی اور قومی صورت حال پر افسردہ اور رنجیدہ ہوتے ہیں اور قوم کی معاشرتی خرابیوں، بے قاعدگی، بدنظمی اور بددیانتی پر کڑھتے ہیں۔ بتاتے ہیں کہ ایک دن سید سلیمان ندوی مرحوم آزردہ بیٹھے ہوئے تھے۔ کسی نے وجہ پوچھی تو فرمایا کہ اس قوم کے انجام سے ڈرتا ہوں کہ اس کو آزادی مل گئی لیکن اس کی تربیت نہیں ہوئی۔ (ص ۳۰)

اختصار و اجمال تحریر کی خوبی ہے۔ اگر مصنف مطالب و مفاہیم کو برقرار رکھتے ہوئے بیانات کو مختصر کر دیتے تو کتاب اس سے بھی زیادہ دل چسپ اور باعثِ افادیت ہوتی۔ بایں ہمہ یہ معلومات کا ایک خزانہ ہے۔ مصنف نے ۳۰، ۴۰ سالہ پرانی تحریروں پر نظرثانی بھی کی لیکن سید سلمان ندوی کے بارے میں اس جملے (آج کل کسی غیر ملک میں کسی یونی ورسٹی میں لیکچرار ہیں) پر نظرثانی اور تصحیح نہ کر سکے۔ کتاب اچھے معیار پر طبع کی گئی ہے اور ارزاں ہے۔ اگر اشاریہ بھی شامل کتاب ہوتا تو کیا بات تھی۔(رفیع الدین ہاشمی)